REGD. NO. L.5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۲۹

جلد ۵۰/۱۵ ‖ ۲۵ ہجرت ۱۳۴۰ ہش ‖ ۲۵ مئی ۱۹۶۱ء ‖ نمبر ۱۲۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۲۴ مئی بوقت ۸½ بجے صبح

رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

اجباب جماعت حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں

افغانستان روسی اسلحہ پاکستان کے خلاف استعمال کر رہا ہے

اس سلسلہ میں روس سے احتجاج کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔ صدر ایوب کا بیان

ڈھاکہ ۲۴ مئی۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے کل یہاں بتایا کہ افغانستان اور سرحدی علاقوں کے لوگوں کی بڑی مقدار میں روسی اسلحہ جمع کیا گیا ہے۔ اور وہ یہی اسلحہ پاکستان کے خلاف استعمال کر رہے ہیں۔ صدر نے اس امر کی جانب بھی اشارہ کیا کہ حکومت پاکستان اس سلسلہ میں روس سے احتجاج کرنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ صدر ایوب خان گورنمنٹ ہاؤس میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے آپ نے افغان سرحد پر تازہ ترین صورت حال کی وضاحت کی۔ اور لوگوں کو مشورہ دیا کہ وہ ان حالات سے ہراساں اور سراسیمہ نہ ہوں۔ آپ نے کہا پاکستان اس صورت حال سے پوری طرح باخبر ہے جو افغان ایجنٹوں نے سرحد پر پیدا کر دی ہے۔ پاکستان حالات کا مسلسل جائزہ لے رہا ہے۔ اس نے تہیہ کر لیا ہے کہ وہ افغان حکومت اور اس کے ایجنٹوں کی سرگرمیوں سے پیدا ہونے والی صورت حال کا مقابلہ کرے گا۔ اور اپنی سرزمین سے انہیں نیست و نابود کر دیگا۔ صدر نے کہا حکومت پاکستان نے افغانستان کے حکمران گروہ سے دوستانہ تعلقات قائم کرنے اور انہیں اپنے خلوص کا قائل کرنے کی ہر امکانی کوشش کی ہے لیکن ان پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔

ہماری سب سے بڑی عید

"ہماری سب سے بڑی عید اسی وقت ہوگی جب اسلام دُنیا کے کناروں تک پھیل جائے گا۔ اور دنیا کے کونہ کونہ سے اللہ اکبر کی آوازیں اٹھنا شروع ہو جائیں گی۔"

کیا مجاہدین تحریک جدید کو عید الاضحیہ کی خوشی محسوس کرتے ہوئے اس عظیم الشان عید کا بھی خیال آیا؟

اس عظیم الشان عید کو قریب تر لانے کے لئے آپ نے کچھ مالی قربانی کا وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ اس کو جلد تر ادا فرمایئے۔ تا ہماری خوشیاں ہر لحاظ سے بابرکت ثابت ہوں

(وکیل المال اول تحریک جدید)

محترم شیخ بشیر احمد صاحب کا عزم حج

لاہور سے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب جج مغربی پاکستان ہائی کورٹ لاہور امسال فریضہ حج ادا کرنے کی غرض سے مکہ معظمہ تشریف لے گئے ہیں۔ آپ یوم الحج سے قبل ۲۰ مئی کو جدہ پہونچ گئے تھے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم شیخ صاحب موصوف کا یہ سفر مبارک کرے اور حج قبول فرما کر آپ کو اس کی عظیم الشان برکات سے نوازے۔ اور آپ بخیریت واپس تشریف لائیں آمین

مکرم مولوی محمد منور صاحب بخیریت نیروبی پہنچ گئے

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ بذریعہ خط اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ہمارے مبلغ مولوی محمد منور صاحب ۷ مئی ۱۹۶۱ء کو خیریت سے نیروبی پہنچ گئے ہیں فالحمد للہ علیٰ ذالک

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم مولوی صاحب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور خدمت اسلام کی بیش از بیش توفیق سے نوازے آمین (وکالت تبشیر)

تعطیل

مورخہ ۲۵ اور ۲۶ مئی کو حسب معمول عید الاضحیٰ کے موقعہ پر دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی۔ اس لئے ۲۶ اور ۲۷ مئی کے پرچے شائع نہیں ہوں گے۔ (مینیجر الفضل)

جامعہ احمدیہ سیالکوٹ میں عید الاضحیٰ کی نماز

عید الاضحیٰ کی نماز جامعہ احمدیہ المعروف مسجد کبوتراں والی سیالکوٹ شہر میں مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۶۱ء بروز جمعہ ۷½ بجے صبح پڑھی جائیگی۔ احباب وقت کی پابندی کریں۔ — مکرم قائد صاحب خدام الاحمدیہ حسب دستور سابق کھال قربانی اکٹھی کر کے اپنے خدام کے ذریعہ جامعہ احمدیہ میں پہنچانے کا انتظام کریں گے۔ احباب جماعت ان کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔

قاسم الدین امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ

مجلس خدام الاحمدیہ پشاور کی تربیتی کلاس کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگئی

کلاس میں مقامی خدام کے علاوہ دیگر شہروں کے متعدد خدام کی شرکت

پشاور (سٹاف رپورٹر) مجلس خدام الاحمدیہ پشاور کی پندرہ روزہ تربیتی کلاس جو مسجد احمدیہ سول کوارٹرز میں ۷ مئی سے شروع ہوئی تھی۔ مورخہ ۲۱ مئی کی شام کو نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگئی۔

کلاس میں پشاور اور نواحی شہروں کے خدام کے علاوہ سابق پنجاب کی متعدد مجالس کے خدام نے بھی شرکت کی۔ اور پندرہ دن دعاؤں ذکر الٰہی اور انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں گزار کر دینی علوم کی تحصیل اور خالص روحانی تربیت سے بہرہ اندوز ہوتے اس عرصہ میں انہوں نے قرآن مجید، احادیث نبوی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی (باقی صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی۔ مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ مئی ۶۱ء

"پیغام صلح" نے پھر جھگڑے شروع کر دیئے

"پیغام صلح" مورخہ ۱۰ ۵/۶۱ میں مندرجہ ذیل خبر شائع ہوئی ہے:-

"احباب کرام کو معلوم ہے کہ ہماری جماعت کے تین بزرگ محترم الحاج شیخ میاں محمد صاحب، محترم خان بہادر ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب اور محترم خان بہادر غلام ربانی خان صاحب حضرت امیر ایدہ اللہ کی معیت میں لائلپور، راولپنڈی اور ملتان کی جماعتوں کا دورہ کر چکے ہیں جس سے نہایت خوشگوار نتائج پیدا ہوئے اور جماعت میں محبت و یگانگت کی ایک لہر دوڑ گئی ہے جو جماعتی اور تبلیغی کاموں کی ترقی و استحکام کی موجب ہوگی۔"

ہمیں اس بات کی حقیقی خوشی ہے کہ ہمیشہ کے لئے نہ سہی کچھ عرصہ کے لئے یہ بزرگ باہمی تنازعات کو خیر باد کہہ سکتے ہیں۔ اس دفعہ تو خاص کر ہمیں اس لئے بھی بڑی خوشی ہے کہ یہ بزرگ مل کر دورہ پر بھی گئے ہیں اور بعض شہروں میں محبت اور یگانگت کی لہر دوڑ گئی ہے۔

یہ خوشی ہمیں ہی نہیں ہے بلکہ "پیغام صلح" کو بھی اس کی بڑی خوشی ہوئی ہے جس کا اظہار اس نے نہ صرف کھلا کھلا کیا ہے بلکہ اس کا ثبوت اس امر سے بھی ملتا ہے۔ کہ پیغام صلح اندرونی تنازعات سے فارغ ہو گیا ہے اور جماعت احمدیہ اور اس کے قابل احترام امام کو گالیاں دینے کی فرصت اس کو مل گئی ہے ؎

تغافل سے جو باز آیا جفا کی
تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی

جب تک یہ دوست ایک دوسرے سے دست و گریباں رہتے ہیں "پیغام صلح" اسی فکر میں غوطہ زن رہتا ہے اور اس کو اپنے مرغوب شغل کی فرصت نہیں ہوتی۔ چنانچہ جب مولوی صدر الدین صاحب کا مکتوب پیغام صلح میں شائع ہوا تھا تو ہمارا ماتھا اسی وقت ٹھنکا تھا کہ اب جماعت احمدیہ کی باری آ گئی ہے کیونکہ بقول غالب

مے سے غرض نشاط ہے کس روسیاہ کو
اک گونہ بیخودی مجھے دن رات چاہیئے

چنانچہ اس دن سے اب تک کوئی پرچہ اس سے خالی نہیں رہا۔

پیغام صلح کے لئے یہ ایک نشہ سا بن گیا ہوتا ہے جب یہ نشہ گھر سے ہی پورا ہو جائے تو عالم مست رہتا ہے لیکن جونہی خوراک کم ہونے لگتی ہے تو ادھر ادھر جھانکتا ہے اور آخر غیر دانستہ طور پر اسی پگڈنڈی پر ہو لیتا ہے جو جماعت احمدیہ کے خلاف مصنوعی تنازعات کی اس نے بنا رکھی ہے

پیغام صلح والے جب سے جماعت احمدیہ کے نظام سے الگ ہوئے ہیں۔ اس وقت سے لیکر آج تک آپ دیکھیں گے یہی روش چلی آئی ہے کہ جب تنازعات کی لت گھر سے ہی پوری ہو جائے تو پیغام صلح خاموش رہتا ہے لیکن جب ادھر سے خوراک ملنی بند ہونے لگے تو پھر اپنی عادت مستمرہ پر آ جاتا ہے اور جماعت احمدیہ کے خلاف خامہ فرسائی شروع کر دیتا ہے۔

اس دفعہ جماعت احمدیہ سے الجھنے کا آغاز مولوی صدر الدین صاحب کے مکتوب سے ہوا ہے جو بیماری بار بار عود کر آئے اس کے متعلق حکماء کہتے ہیں کہ کسی دوا سے اس کا تدارک ممکن نہیں اس لئے علاج کے بغیر ہی گذارہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے مگر سیانے کہتے ہیں علاج چھوڑنا نہیں چاہیئے کیا پتہ ہے کہ کونسا تیر نشانہ پر بیٹھ جائے اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ چند معروضات بطور مشورہ کے عرض کریں ہو سکتا ہے کہ یہی تیر ہدف ثابت ہوں اور ہمیشہ کے لئے نہ سہی کچھ لمبے عرصہ کے لئے اس کی روح کو تسکین اور آرام حاصل ہو اس لئے ہم کچھ دوستانہ مشورہ عرض کرتے ہیں سو عرض ہے کہ ۵۲/۵۳ سال بلکہ اس سے بھی قدرے زیادہ عرصہ سے جماعت احمدیہ کے نظام سے الگ ہونے کی غرض سے مصنوعی تنازعات پیدا کئے گئے تھے۔ اور بعض مسائل کی آڑ لیکر خلیفۃ المسیح الاولؓ اور خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مخالفت جاری ہوئی تاہم ان مسائل پر بھی دونوں طرف سے نہایت سیر حاصل بحثیں ہو چکی ہوئی ہیں جو ٹریکٹوں اور کتابوں کی صورت میں موجود ہیں کوئی بھی پہلو تشنہ نہیں رہا۔ اگر یہ تنازعات واقعی بے بنیاد نہیں ہیں تو اسی وسیع لٹریچر سے تسلی ہو جانی چاہیئے۔ اگر اتنا وسیع لٹریچر بھی کسی کی تسلی نہیں کر سکتا تو ظاہر ہے کہ یہ تنازعات مصنوعی ہیں دراصل معترضین متسلی ہونا ہی نہیں چاہتے جیسا کہ کہتے ہیں سوتے کو جگانا تو آسان ہے مگر جاگتے کو جگانا مشکل ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ان مصنوعی تنازعات سے سوائے اسکے کہ تلخیاں پیدا ہوتی ہیں کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ جماعت احمدیہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرتی چلی گئی ہے۔ اور احمدیہ بلڈنگس کے جلسہ سالانہ پر بھی اتنے لوگ جمع نہیں ہوتے جتنے سیالکوٹ کی جامعہ احمدیہ میں ہر جمعہ کے روز جمع ہو جاتے ہیں اور یہ اسکے باوجود کہ سالانہ جلسہ کی آمد پر باہم صلح و صفائی کی خاص مہم چلائی جاتی ہے۔

ہمیں اس بات کا اعتراف ہے کہ نظام سے باہر بعض نہایت مخلص لوگ بھی ہیں جن کو دھوکا لگا ہوا ہے یا لگایا گیا ہوا ہے اور شاید جن کو دھوکے سے نکلنے نہ دینے کے لئے بار بار جماعت احمدیہ اور اسکے قابل احترام امام کے خلاف زہر چکانی کرنی پڑتی ہے۔ لیکن اس کام سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ چند لوگ جو جماعت احمدیہ کے نظام سے الگ ہو کر جا ملے ہیں وہ اس وجہ سے نہیں بلکہ وہ ذاتی تنازعہ کی وجہ سے الگ ہوئے اور ان کو کار آمد سمجھ کر ہاتھوں ہاتھ لیا گیا۔ اس سے بھی سوا اسکے اور کوئی فائدہ نہیں ہوا کہ اندرونی تنازعات کا حلقہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا اور جہاں تین چار محاذ تھے وہاں سات آٹھ ہو گئے۔ پھر غیروں میں بھی کوئی آؤ بھگت نہیں ہوئی۔ ان لوگوں کے ہاتھ میں جماعت کے خلاف اوچھے ہتھیار ضرور بہم پہنچائے گئے لیکن اس کی وجہ سے بھی ان کے دل میں قدر کے بجائے بغض ہی بڑھا ہے سو اس لحاظ سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

متنازعہ فیہ مسائل میں سے ایک نبوت کو ہی لے لیجیئے کسی کو اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوےٰ ہے کہ وہ ایک پہلو سے امتی اور ایک پہلو سے نبی ہیں۔ خواہ آپ اس کو محدثیت ہی کہہ لیں مگر پھر بھی نبوت سے آپکو مفر نہیں کیونکہ آپ کی مسلمہ تعریف کے مطابق بھی محدث ایک پہلو سے امتی اور ایک پہلو سے نبی ہوتا ہے۔ اس طرح بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نبوت کے پہلو سے انکار نہیں ہو سکتا کیونکہ جس طرح آپ کو صرف "نبی" نہیں کہا جا سکتا اسی طرح آپ کو صرف "امتی" نہیں کہا جا سکتا اعتدال کی راہ یہی ہے کہ آپ "امتی نبی" ہیں اسی پر جمع ہو جائے۔ آپ کو صرف نبی کہنا بھی غلط ہے اور آپ کو صرف "امتی" کہنا بھی حقیقت سے گریز کرنا ہے۔ دوستو ۵۲/۵۳ سال کی گذشتہ تاریخ پر غور کیجئے گرد و غبار اڑانے سے کیا فائدہ ہوا ہے یاد رکھیئے یہ تنازعات قطعاً مصنوعی ہیں ان کی بنیاد محض غلط فہمیوں اور مغالطہ انگیزیوں پر ہے اور محض لفظی ہیں۔ اصل وجوہات کچھ اور تھیں جو اب مرور زمانہ کے ساتھ ختم ہو گئی ہیں یا ختم ہو جانی چاہئیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ نظام میں پھر آ جاؤ۔ نہیں جہاں جہاں ہو وہیں وہیں رہو۔ لیکن اب زمانہ بدل گیا ہے۔ زمانہ کے ساتھ بدلنا ہی پڑتا ہے۔ گو جاوداں سچائیاں اپنی جگہ پر قائم رہتی ہیں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسلام کے خلاف کتنے طوفان اڑائے گئے کتنے بڑے بڑے دشمنوں نے مخالفتیں کیں۔ یاوہ گویوں نے کتنی افترائیں گھڑیں لیکن اللہ تعالےٰ کے کام نہیں رک سکتے۔ اب تمام مطلع صاف ہوتا جا رہا ہے آپ کو ۵۲/۵۳ سال کے تجربہ سے صرف سبق حاصل کرنا چاہیئے۔

نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے دورہ

نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے بطور وفد مولوی قمر الدین صاحب انسپکٹر اصلاح و ارشاد اور شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ لاہور یکم جون سے جماعتوں کا دورہ شروع کریں گے۔ جماعتوں کو اطلاع بھجوائی گئی ہے یہ وفد جس علاقہ میں پہنچے گا وہاں کا مربی وفد ہذا کا ممبر ہوگا۔

اس دورہ کا مقصد جماعتوں کی تنظیم و اصلاح ہے۔ اور یہ دیکھنا ہے کہ احمدیت کے نقطۂ نگاہ سے احباب جماعت کس سٹیج پر ہیں۔ سیکرٹری مقرر ہے یا نہیں۔ مقامی مسجد ہے یا نہیں۔ احباب نماز باجماعت ادا کرتے ہیں یا نہیں۔ جماعت میں کوئی اختلاف تو نہیں خلاف اسلام یا خلاف تعلیم احمدیت اعمال تو نہیں پائے جاتے۔ مخصوص احمدی مسائل پر جماعت کا عمل ہے یا نہیں۔ مرکز کے ساتھ احباب کا تعلق کیسا ہے۔ کیا کوئی ایسا ظاہری یا باطنی فتنہ تو نہیں ہے جو مقامی جماعت یا مرکز کے تعلقات پر خراب اثر پیدا کرنے والا ہو۔ درس قرآن شریف یا درس حدیث یا درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انتظام ہے یا نہیں۔ نیز دوسرے احباب سے تعلقات کیسے ہیں وغیرہ۔

نظارت ہذا تمام جماعتوں سے امید کرتی ہے کہ وہ وفد سے پورے طور پر تعاون کریں گی۔ اور اصلاح و ارشاد کے امور میں احباب کو استفادہ کی ہدایت کریں گی۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

فریضۂ حج

عالمی اخوت اسلامیہ اور مساوات کا ایمان افروز اجتماع

از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

(۱)

فریضۂ حج

ماہ ذوالحجہ کا چاند نکل چکا ہے۔ اور جن عشاقِ رسول کو خدا تعالیٰ نے مالی استطاعت اور اچھی جسمانی صحت سے نوازا ہے وہ ان ایام میں فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے مکہ معظمہ جیسے مبارک اور تاریخی شہر میں اکناف عالم سے تسبیح۔ تحمید اور تمجید کرتے ہوئے والہانہ انداز میں جمع ہو رہے ہیں۔ ہجرت کے پانچویں سال حج (جو اسلام کا رکن خاص ہے) خدا تعالیٰ کی وحی سے ہر اس مسلمان پر فرض کیا گیا جس کے پاس اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے مناسب اور واجبی اخراجات ہوں اور اس کی جسمانی صحت اور اس کی زندگی تو اس سفر حج میں ہر قسم کے خطرہ اور خوف سے محفوظ بھی ہو۔

اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کے پانچوں ارکان مقاصد عظیمہ اور فوائد جلیلہ پر مشتمل ہیں۔ جن کا تعلق اسلامی سوسائٹی اور معاشرہ سے ہے۔ یہ ارکان بنیادی طور پر حب اللہ۔ حب الرسول۔ اخلاق حمیدہ۔ امیر و فقیر کی ضروریات میں توازن پسماندہ طبقہ کے جذبات۔ احساسات کی ترجمانی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر فریضہ حج میں عملی طور پر اسلامی اخوت اور مساوات کا عظیم الشان سبق دیا گیا ہے۔

(۲)

ہاجرہؓ اور اسمٰعیلؑ

فریضۂ حج کا مرکزی نقطہ در اصل ان عظیم الشان ہستیوں اور مقامات مقدسہ کی زیارت ہے جن کے ذریعہ اس قسم کی روایات اور واقعات منصۂ شہود پر آئے جو دنیا میں توحید کی اشاعت کا باعث بنے۔ حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت اسمٰعیلؑ حضرت ہاجرہؓ اور سب سے بڑھ کر بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس یادگاروں نے دنیا میں اس قسم کے دائمی نقوش کی بنیاد رکھ دی ہے جو قلوب سے محو نہیں ہو سکتے۔ حضرت ابراہیمؑ کے بیٹے اسمٰعیل علیہ السلام ابھی ایام طفولیت میں تھے۔ کہ ان کی سوتیلی ماں حضرت سارہؓ نے حضرت ہاجرہؓ سے ناراض ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ایک دن کہا کہ ہاجرہ اور اس کے بیٹے اسمٰعیل کو ہم سے الگ کر دیں۔ حضرت ابراہیمؑ کو طبعی طور پر اس امر سے انتہائی حزن و ملال ہوا۔ مگر اس ناراضگی اور غم کے پیچھے خدا تعالیٰ کی عظیم الشان مصلحت اور حکمت کام کر رہی تھی۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر دنیا میں انقلاب پیدا کرنا چاہتی تھی۔ خدا تعالیٰ نے اپنے نبی اور رسول حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس غیر متوقع رنج و غم میں تسلی دیتے ہوئے فرمایا۔

"رنجیدہ مت ہو اور اس بات کو برا نہ جان بلکہ جیسے سارہ کہتی ہے ویسے ہی کر اسحٰق بھی تیری اولاد ہے مگر مجھے ہاجرہ کے فرزند سے ایک قوم بنانا ہے"۔

(پیدائش ۲۱ / ۱۳-۱۲)

حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے اس ارشاد بالا پر لبیک کہا۔ آپ نے خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے حضرت ہاجرہؓ اور اپنے بیٹے اسمٰعیل کو اپنے ہمراہ لیا اور سفر پر روانہ ہو گئے۔ یہ مبارک اور تاریخی قافلہ سینکڑوں میل کا سفر طے کرتا ہوا ایک بے آب گیاہ جگہ میں ڈیرہ لگایا ہے۔ اور حضرت ابراہیمؑ خدا تعالیٰ سے یوں خطاب کرتے ہیں:-

ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم ربنا لیقیموا الصلوٰۃ فاجعل افئدۃ من الناس تھوی الیھم وارزقھم من الثمرات لعلھم یشکرون

(ابراھیم ۳۸)

اے ہمارے رب! میں نے اپنی ذریت کا ایک حصہ تیرے معزز گھر کے پاس ایک ایسی وادی میں لا بسایا ہے۔ جس میں کسی قسم کی کھیتی نہیں ہوتی۔ میرے خدا یہ سب کچھ میں نے اس غرض کے لئے کیا ہے تا وہ صحیح رنگ میں نماز کی ادائیگی کریں۔ اس لئے تو عوام کی توجہ اور رغبت کو ان کی طرف مائل کر دے۔ اور انہیں مختلف اقسام کے پھلوں سے رزق دیتا رہیو۔ تاکہ وہ تیرا شکر کرتے رہیں۔

آیت بالا جہاں حضرت ابراہیمؑ کے مقام توکل پر روشنی ڈالتی ہے۔ وہاں اس آیت میں عظیم الشان پیشگوئی کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ جس کا تعلق فخر کائنات اور سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ سے ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس ویران بے آب و گیاہ وادی کے مقام کا انتخاب اس لئے کیا۔ تاکہ جو ظاہری امور موجب جاذبیت اور کشش ہوتے ہیں۔ اور جہاں پر دنیا دار لوگوں کا اکٹھا ہونا آسان ہوتا ہے۔ وہ اس جگہ بالکل ہی نہ ہوں۔ اور یہ جگہ مرجع خلائق صرف اشاعت توحید اور قیام اخلاق کے لئے ہو۔

حضرت ہاجرہؓ نے اپنے شوہر کی کامل اطاعت کی۔ اور اس وادی مکہ میں انتہائی صبر کا نمونہ دکھایا۔ کچھ عرصہ کے بعد حضرت ہاجرہ کے پاس زاد راہ ختم ہو گیا۔ اور چھوٹے بچے اسمٰعیل کو پیاس نے نڈھال کر دیا۔ ان سے بیٹے کی پیاس کو دیکھا نہ جاتا تھا۔ انہیں انتہائی فکر ہوا۔ اس حالت میں حضرت ہاجرہؓ کبھی صفا اور کبھی مروہ پر دوڑتیں۔ مگر پانی کا ایک قطرہ بھی نہ مل سکا۔ آپ کا لخت جگر چلا رہا تھا مگر حضرت ہاجرہؓ آنسو بہاتی ہوئی خدا تعالیٰ کے حضور انتہائی سوز اور رقت سے دعا کرتی ہوئیں جب صفا اور مروہ پہاڑیوں کا ساتواں چکر (طواف) کاٹ چکیں۔ تو فرشتہ نے آواز دی

"اے ہاجرہ اللہ نے تیری اور تیرے بچہ کی آواز سن لی"۔

حضرت ہاجرہؓ اسی سوز کی حالت میں اپنے بچے کے پاس پہونچتی ہیں۔ تو آپ نے دیکھا کہ پانی کا ایک چشمہ زمزم پھوٹ رہا ہے۔ یہ دیکھتے ہی آپ سجدۂ شکر بجا لائیں بچہ کے خشک حلق اور ہونٹوں کو پانی کے قطرات سے تر کیا۔

(۳)

دعاء ابراھیم

یہ حضرت ابراہیمؑ نے حضرت ہاجرہؓ اور اسمٰعیلؑ کو اس بے آب و گیاہ وادی میں اس لئے چھوڑا تھا۔ کہ وہ بھوک اور پیاس کی مصیبت کو برداشت کریں۔ اور جھلجلاتی ہوئی دھوپ میں اپنے لیل و نہار گزاریں؟ ہرگز نہیں اس ہجرت میں ایک عظیم الشان انقلاب کی بنیاد رکھی جانی تھی۔ جس کا تعلق قیام توحید بعثت رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم اور مذہب اسلام کے آغاز سے تھا۔ حضرت ابراہیمؑ جیسا کہ تاریخ سے ثابت ہے کہ کبھی کبھار حضرت ہاجرہؓ اور اسمٰعیل کو دیکھنے کے لئے آیا کرتے تھے۔ چوتھی بار جب آپ تشریف لائے۔ تو آپ نے ارشاد خداوندی سے خانہ کعبہ کی پرانی بنیادوں پر ہی تعمیر شروع کر دی۔ اس مقدس گھر کی تعمیر میں باپ اور بیٹے نے حصہ لیا۔ اپنے مبارک ہاتھوں سے پتھروں کو رکھا گیا۔ اور دیواروں کو بلند کیا گیا۔ حضرت ابراہیمؑ نے کعبہ کے ایک کونہ میں ایک پتھر جسے حجر اسود کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے؛ بڑے اہتمام سے دیوار میں نصب کیا۔ تا طواف کرنے والے اس پتھر سے اپنے طواف کا آغاز کر سکیں۔ قرآن کریم اس خانہ کعبہ کی تعمیر کا ذکر یوں کرتا ہے۔

ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا وھدی للعالمین۔

یقیناً پہلا گھر جو لوگوں کے فائدہ کی غرض سے خدا کی عبادت کے لئے بنایا گیا۔ وہ وہی ہے جو مکہ کی وادی میں ہے جو بہت ہی بابرکت ہے۔ اور ساری دنیا کے لئے باعث ہدایت ہے۔ باپ اور بیٹے جب دونوں اس خانہ کعبہ کی تعمیر میں مصروف تھے۔ اس وقت وہ اس وادی میں جس میں رقت۔ سوز اور تڑپ سے دعائیں کر رہے تھے۔ اس کا اجمالی نقشہ بڑے ہی دلنشیں الفاظ میں قرآن کریم یوں پیش کرتا ہے۔

واذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت واسمٰعیل ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک وارنا مناسکنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم ربنا وابعث فیھم رسولا

منہم یتلوا علیہم آیٰتک
ویعلمہم الکتٰب والحکمۃ
ویزکیہم انک انت العزیز الحکیم
(البقرۃ ۱۲۸-۱۳۰)

یاد کرو اس وقت کو جب ابراہیم اور اسمٰعیل اس (عظیم الشان) گھر کی بنیادوں کو اٹھا رہے تھے اور وہ دعا کر رہے تھے اے ہمارے رب تو ہم دونوں کو اپنے فرمانبردار بندے بنا اور ہماری ذریت میں سے بھی فرمانبردار جماعت بنا۔ ہم کو عبادت اور حج کے طریق دکھلا۔ اور ہماری طرف رجوع برحمت ہو یقیناً تو رجوع برحمت ہونے والا ہے اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اور اے ہمارے رب تو مبعوث کیجیو ان ہی میں اپنا ایک رسول ان ہی میں سے جو تیرے نشانات ان کو سنائے اور ان کو کتاب و حکمت سکھلائے اور ان کا تزکیہ کرے یقیناً تو غالب اور حکمت والا ہے۔

یہ وہ عظیم الشان تاریخی دعا ہے جو ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی اور خدا تعالیٰ کے فرشتے آپ کی دعاؤں پر آمین آمین کہتے جا رہے تھے۔ آنے والے واقعات نے دعا کی تصدیق کی بلکہ اس دعا کے نتائج ہم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں۔ اسی دعا کے پیش نظر الرسول الاعظم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں ابراہیم کی دعا کا ظہور ہوں۔

(۶)

عظیم الشان پیشگوئی

باپ اور بیٹے نے اپنے مبارک ہاتھوں سے اس خانہ کعبہ کی تعمیر مکمل کی۔ بعد ازاں آپ کو ارشاد ربانی ہوتا ہے۔

وطہر بیتی للطائفین والقائمین والرکع السجود ○ واذن فی الناس بالحج یاتوک رجالا وعلی کل ضامر یاتین من کل فج عمیق ○ (الحج ۲۷-۲۸)

میرے اس گھر کو طواف کرنے والوں اور خدا تعالیٰ کے حضور عبادت کے لئے قیام و رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے واسطے پاک اور صاف رکھ اور لوگوں میں اعلان کر دے کہ وہ حج کے لئے آئیں اور وہ تیرے پاس پیدل چل کر آئیں گے۔ اور جو دبلی اونٹنیوں پر بھی سوار ہو کر ہر دور دراز جہت سے آئیں گی۔

اللہ اکبر! اس بے آب و گیاہ وادی میں ابراہیمی دعا کو قبولیت کا مقام فوری طور پر دیا جاتا ہے۔ نہ صرف قبولیت بلکہ اس دعا کے نتیجہ میں عظیم الشان پیشگوئی کا بھی ذکر کر دیا گیا۔ چنانچہ ہر سال یہ پیشگوئی پوری ہو رہی ہے۔ بعض فرزندان اسلام جو رسول کی خاطر پیدل چل کر بھی سرزمین مکہ و مدینہ منورہ پہنچے۔ اور اونٹنیوں پر بھی سوار ہو کر گئے اور آج اعلیٰ سے اعلیٰ ہوائی جہاز پہنچ رہے ہیں۔ خاکسار راقم نے بیروت اور دمشق کے فضائی مستقر پر بکثرت ان جہازوں کی اڑان کا مشاہدہ کیا۔

ہر اسلامی حکومت میں خصوصاً اور دوسری حکومتوں میں عموماً محکمہ حج موجود ہے جو صرف فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے جملہ انتظامات سفر کرتا ہے اور یہ کافی وسیع کام ہے۔

(۷)

نفسیاتی اثر

اسلام کے ارکان خمسہ اپنی ترتیب میں خاص حکمتوں پر مشتمل ہیں۔ حج عمر میں کم از کم ایک دفعہ کیا جاتا ہے۔ مگر وہ بھی بشرط یہ حج عشق اور وصال کی اس گھڑی کا نام ہے جبکہ عاشق تمام منازل کو طے کر چکا ہے مگر اس کے قلب میں ایک حسرت رہ جاتی ہے کہ میں اب سرور کائنات حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے مولد و مدفن کو اپنی آنکھوں سے بھی دیکھ سکوں جہاں سے اسلام کا غلغلہ بلند ہوا جہاں خدا تعالیٰ کی وحی سے آپ کو مشرف کیا گیا جس جگہ پر خدا تعالیٰ کی کتاب قرآن کریم کا نزول ہوا۔ جس مقام کے گلی کوچوں میں حضرت رسول مقبول چلتے پھرتے رہے۔

ہر راہ کو دیکھتا ہے محبت کی نظر سے
شاید کہ وہ گزرے ہوں اسی راہ گزر سے

نفسیاتی لحاظ سے حج انسان کے اخلاق اور جملہ حرکات میں خاص تاثیر پیدا کرتا ہے۔ ایک شخص مال قربان کر کے اپنے وطن اور ماحول سے دور ایسے مقام کی طرف جاتا ہے جہاں ہرگز ہرگز کوئی جاذبیت نہیں ہے وہاں چلچلاتی ہوئی دھوپ ہے۔ زمین اور آسمان سے آگ برستی ہے۔

حج کرتے وقت انسان اپنے اندر بہت بڑی تبدیلی کرتا ہے۔ اس کے سامنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوہ مبارکہ کا نقشہ آ جاتا ہے جس کے نتیجہ میں اس کا قدم نیکیوں کی طرف اٹھتا ہے اور اس کی شخصیت میں امتزاج اور تجدد کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

من حج ولم یفسق خرج
کیوم ولدتہ امہ"

یعنی جس شخص نے حج کیا اور کسی قسم کی بدعہدی اس سے سرزد نہیں ہوئی۔ اس کی حالت ایسی ہی ہوگی جیسے کہ اس دن اس کو اس کی ماں نے جنا۔ یہ حضور کا ارشاد جہاں حج کی فضیلت بتا رہا ہے۔ وہاں ہر حاجی کے انفرادی اخلاق اور حرکات میں نمایاں تبدیلی اور اصلاح نفس کی طرف بھی رہنمائی کرتا ہے۔

کیسا ہی مبارک اور ایمان افروز منظر ہے جبکہ ہر حاجی چاہے وہ امیر ہو یا فقیر ایک ہی قسم کا لباس پہنتا ہے اور انتہائی خشوع وخضوع سے وہ یہ کہتا ہے

اللّٰہم لبیک لبیک لاشریک لک
لبیک ان الحمد والنعمۃ والملک
لک لاشریک لک لبیک"

یعنی اے خدا میں تیرے حضور حاضر ہوں اور تیرے جملہ احکام و اوامر کو بسر و چشم ادا کرنے کا عہد کرتا ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں توحید پرست ہوں۔ میں پھر تیسری بار اس عہد کا اعادہ کرتا ہوں کہ میں تیری اطاعت کروں گا۔ ہر قسم کی تعریف اور نعمت کا تو ہی مستحق ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

اے خدا میں پھر تیرے حضور یہی عہد کرتا ہوں۔ یہ وہ مبارک الفاظ ہیں جس کا حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی مبارک زبان نے ورد کیا اور اصحاب الرسول کی نوک زبان نے بھی ان کلمات کو گنگنایا۔ ان عربی کلمات میں اتنی عظیم الشان لفظی اور معنوی جاذبیت اور شیرینی پائی جاتی ہے کہ اصحاب ذوق ہی اس سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں یہ مبارک کلمات ایک مقدس معاہدہ ہے جس میں سابقہ گناہوں سے توبۃ النصوح کی گئی ہے اور آئندہ اعمال صالح بجا لانے کا وعدہ کیا گیا ہے کہ یہ معاہدہ بقائمی ہوش و حواس کیا جائے اور زندگی بھر میں اس کی پابندی کی جائے۔

(۸)

اخوت کا سبق

حضرت بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سارے تمام دنیا کے لئے تھی۔ آپ "رحمۃ للعالمین" تھے۔ آپ احمر و اسود کی ہدایت کے لئے آئے تھے۔ اسلام رنگ و نسل اور قومیت میں امتیاز کے سخت خلاف ہے۔ اور اس حرکت کو انتہائی نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ چنانچہ حج کے اجتماع میں سیاہ فام اور سفید فام ایک پلیٹ فارم پر دکھائی دیتے ہیں۔ مشرق و مغرب کے مسلمان تکبیر و تہلیل کرتے ہوئے دنیا کے ہر گوشے سے آج اکٹھے ہوتے ہیں اور "انما المومنون اخوۃ" کا منظر پیش کر رہے ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے اسلام کو نمایاں امتیاز حاصل ہے کہ اس نے امن عالم کے راستہ کو ہموار کر دیا ہے۔ مشہور عیسائی لبنانی مورخ ڈاکٹر ہٹی (HITTI) نے اعتراف کرتے ہوئے فریضہ حج کی اس فضیلت و حکمت کا یوں اعتراف کیا ہے:

ولقد ادرک الاسلام
نجاحا لم یتفق لدین
آخر من ادیان العالم
فی القضاء علی فوارق الجنس
واللون والقومیۃ"
(تاریخ العرب ص۱۸۷)

یعنی اسلام کو جملہ مذاہب عالم میں سے رنگ و نسل و قومیت کے امتیاز کے ختم کرنے میں عظیم الشان کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

آج سے چودہ سو سال قبل اسلام نے مشترکہ اسلامی سوسائٹی کے قیام کی تشکیل کے لئے انتظام کر دیا۔ مگر افسوس کہ مسلمان عالم فریضہ حج کی اس فلاسفی سے بے خبر اور غافل رہے ہیں جس کے نتیجہ میں انتشار اور بدامنی پیدا ہوئی۔ اور اسلامی شوکت و دبدبہ کو نقصان پہنچا۔

الغرض فریضہ حج جو اسلام کا ایک امتیازی رکن ہے۔ وہ بہت سے سعادات اور مصلحتوں کو لئے ہوئے ہے جو اصلاح نفس اور اسلامی اخوت کے قیام کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور مسلمانوں کی قومی و ملی مشکلات کا حل پیش کرتا ہے:۔

"خدا تعالیٰ کی نوکری"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"سات آٹھ دن ہوئے ہیں بعض بچوں نے جب پرائمری پاس کی تو وہ آپس میں آئندہ پڑھائی کے متعلق باتیں کر رہے تھے۔ میں نے اس خیال سے کہ ان کے دل کے ارادہ کا جائزہ لوں ایک چھوٹے بچے کو بلایا اور اس سے پوچھا۔ انگریز کی نوکری اچھی ہے یا خدا تعالیٰ کی؟ وہ کہنے لگا خدا کی۔ میں نے کہا اگر خدا تعالیٰ کی نوکری اچھی ہے تو وہ تو مدرسہ احمدیہ میں داخل ہونے سے مل سکتی ہے۔"

(اقتباس خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷ مارچ ۳۶ء از الفضل ۲ اپریل ۳۶ء)
(وکیل التعلیم۔ ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کے والد عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ کوئی افاقہ نظر نہیں آتا۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(عبدالستار محلہ دارالصدر غربی۔ ربوہ)

اسلام کے روشن ستارے

حضرت خبیبؓ بن عدی

از محترم مولوی غلام باری صاحب سیف استاذ الجامعہ

(۲)

بخاری میں روایت ہے۔ فکان اول من سن الرکعتین عند القتل۔ کہ یہ پہلے شخص تھے جنہوں نے قتل کے وقت دو رکعت ادا کرنے کا طریق جاری کیا۔ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا۔ اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم کہو گے گھبرا گیا کرتا ہے تو میں اور زیادہ خدا سے محو راز و نیاز ہوتا۔ پھر کہا۔ اللھم انی لا اجد من یبلغ رسولک منی السلام فبلغہ۔ اے اللہ میرے پاس کوئی ذریعہ نہیں کہ تیرے رسول مقبولؐ تک سلام پہنچا سکوں۔ تو خود میری طرف سے سلام پہنچا دے۔ فتح الباری میں لکھا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ میں تشریف فرما تھے کہ آپ نے فرمایا وعلیک السلام یا خبیب۔ اے خبیب! تجھ پر خدا کی سلامتی ہو۔ اس کے بعد پھانسی کے تختہ پر چڑھتے تو دعا کی۔ اللھم احصھم عددًا۔ اے اللہ انہیں چن چن کر لینا۔ ولا تبق منھم احدًا اور ان کی جمعیت کو پراگندہ کرنا۔ ایک مشرک نے یہ دعا سنی تو خوف سے زمین پر لیٹ گیا ابھی ایک سال نہیں گزرا تھا کہ سوائے اس شخص کے تمام وہ لوگ جو خبیبؓ کے قتل میں شریک تھے۔ اس جہان سے کوچ کر گئے۔ اس کے بعد یہ اشعار پڑھتے ہوئے خبیبؓ پھانسی کے تختے پر چڑھ گئے کہ

ولست ابالی حین اقتل مسلماً
علی ای شق کان للہ مصرعی
وذالک فی ذات الالٰہ وان یشاء
یبارک علی اوصال شلو ممزع

جب میں مسلمان ہونے کی حالت میں قتل کیا جاؤں تو میں پرواہ نہیں کرتا کہ کس پہلو پر میں گرتا ہوں۔ (بکرے کو جب ذبح کر دیا جائے تو اسے کیا پرواہ کہ اس کی کھال کیسے اتاری جاتی ہے یا الٹی)

اور اگر خداوند عالم کو منظور ہو تو میرے جسم کے ٹکڑوں میں بھی برکت ڈال دے گا

یہ ایمان پرور اور روح افزا اشعار ہر مسلمان کو یاد ہونے چاہئیں۔ خبیبؓ کے اس واقعہ کے تصور کو آنکھوں کے سامنے لائیے اور انہیں گنگناتے ہوئے تسنیم کے میدان میں اپنے آپ کو محسوس کریں۔

تازہ خواہی داشتن گر داغہائے سینہ را
گاہے گاہے باز خواں ایں قصۂ پارینہ را

جب انہیں سولی دی گئی تو اُن کا منہ قبلہ کی طرف نہ تھا۔ لیکن جب مشرکین نے دیکھا تو اُن کا منہ قبلہ رخ تھا انہوں نے ایک دو بار منہ کو دوسری طرف کرنے کی کوشش کی لیکن وہ اس میں کامیاب نہ ہوسکے۔ چنانچہ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا[۱] حضرت خبیبؓ کا قاتل ابو سروعہ تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی تو آپ نے ایک ماہ تک صبح کی نماز میں رکوع کے بعد ان کفار کے خلاف بد دعا کی[۲]

ایک مغالطہ کی تردید

یہاں یہ ذکر کر دینا ضروری ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بنو لحیان اور رعل و ذکوان کے خلاف مشترکہ بد دعا کی۔ اسلئے بعض کا خیال اس طرف گیا کہ یہ دونوں واقعات الگ الگ نہیں۔ حالانکہ یہ درست نہیں، چونکہ ان کا زمانہ وقوع قریب قریب تھا۔ اسلئے بد دعا میں مشترک رہے ورنہ دونوں واقعات الگ الگ ہیں۔ رعل اور ذکوان نے بئر معونہ پر ستر قراء کو شہید کیا تھا اور عضل اور قارہ کی شراکت سے بنی لحیان کے قبیلہ ہذیل نے رجیع مقام پر شہید کیا تھا۔ ان میں سے دو کو مکہ والوں نے خرید کر اپنے مقتول قتل کرکے اپنی آتش انتقام فرو کی تھی۔

دس میں سے دوسرے قیدی زیدؓ بن دثنہ تھے جنہیں صفوان بن امیہ نے خرید لیا تھا۔ انہیں صفوان کے غلام نسطاس نے قتل کیا۔ جب انہیں مقتل میں لے گئے تو کفار نے ان سے پوچھا:۔

"یا زید! انشدک اللہ
انحب انک الآن فی
اھلک وان محمدًا عندنا
مکانک نضرب عنقہ"

(ابن سعد جلد سوم)

اے زید! تجھے خدا کی قسم۔ بتا کہ تو پسند کرتا ہے کہ اس وقت تو اپنے اہل و عیال میں ہو اور تیری جگہ یہاں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں جنہیں ہم قتل کریں۔

ننگی تلوار کے سامنے جب زندگی اور موت کے درمیان چند لمحوں کا ہی فاصلہ تھا۔ اور حیات کا مادی پودہ ٹھٹھرنے ہی والا تھا۔ حضرت زیدؓ نے جواب دیا:۔

"لا واللہ ما احب ان
محمداً یشاک فی مکانہ
بشوکۃ تؤذیہ وانی جالس
فی اھلی۔"

(ابن سعد جلد ۳)

تم یہ کہتے ہو کہ میں گھر میں بخیریت بیٹھا ہوتا اور میری جگہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہاں مقتل میں ہوتے۔ نہیں نہیں۔ خدا کی قسم مجھے تو یہ بھی پسند نہیں کہ میں گھر میں بیٹھا ہوں اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ان کے گھر میں کانٹا بھی چبھ جائے اور انہیں تکلیف ہو۔

یہ ہے ایمان کا مظاہرہ! ایمان کامل تب ہوتا ہے۔ جب دنیا و مافیہا اولاد اور والدین سے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم عزیز ہوں۔

کیا آج اغیار نے اسلام اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی راہ میں کانٹے نہیں بچھا دئے ——؟ پھر تم گھر میں آرام سے کیوں بیٹھے ہو؟ اٹھو! اپنی پلکوں سے ان کانٹوں کو چنو اُن تلوؤں کو سہلاؤ جو زخمی ہو چکے ہیں۔ تا پھر شوکتِ اسلام کا کارواں اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہو

اسلام کا زندہ ہونا ہم سے
ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا۔
ہمارا اسکی راہ میں مرنا

[۱] فتح الباری
[۲] فتح الباری وابن سعد جلد ۳ صفحہ ۴۲

شکریۂ احباب

از محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ربوہ

مورخہ ۱۶ مئی ۱۹۶۱ء کو پاؤں پھسلنے پر جو چوٹ اور زخم میرے کان پر پہنچا تھا اور میری حالت تشویشناک صورت اختیار کر گئی تھی۔ اس تعلق میں جہاں میں ڈاکٹر صاحبان اور احباب ربوہ و خواتین کا تہ دل سے شکر گزار ہوں۔ کہ انہوں نے مجھ سے پوری ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے۔ اور میرے لئے دعا فرمائی۔ وہاں بیرونی احباب کا بھی تہ دل سے شکر گزار ہوں کہ الفضل سے معلوم کر کے انہیں بھی تشویش ہوئی اور اس وقت سے روزانہ سات آٹھ چٹھیاں عیادت کے تعلق میں آ رہی ہیں۔ اور میں چونکہ طبی ہدایات کے ماتحت تحریر کا کام کرنے سے روکا گیا ہوں اس لئے مجھے اس امر سے تشویش ہے۔ کہ جن احباب نے میری عیادت فرمائی ہے۔ اور میری صحت کی بحالی کے لئے دعا فرمائی ہیں۔ ان کو فرداً فرداً جواب نہیں دے سکا۔ میں ان سب کا تہ دل سے ممنون ہوں اور عدم رسید کی اور جواب کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ان تمام دوستوں کے لئے بذریعہ دعا اللہ تعالےٰ سے خواہاں ہوں کہ وہ انہیں ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے اور ان کے مقاصد میں برکت دے اور ان کی نیک آرزوؤں کو قبول فرمائے۔ صدمے سے میری حالت دگرگوں ہونے پر جس بات کی بڑی تشویش ہوئی۔ وہ شرح بخاری کے باقی ماندہ کام میں تعطل پیدا ہونے کا اندیشہ تھا۔ کیونکہ صدمہ کا نمایاں اثر حافظہ پر پڑا۔ جو بفضلہ تعالےٰ اب دور ہو گیا ہے۔ اور آج پہلا دن ہے کہ پانچویں پارہ کے آمدہ پروف میں نے دیکھے ہیں۔ فالحمد للہ میں اللہ تعالےٰ سے امید کرتا ہوں کہ یہ عارضی روک دیر تک نہیں رہے گی۔ اور احباب کی دعائیں میری صحت کے حق میں قبول ہو کر نئی قوت اور نئے نشاط کے ساتھ باقی ماندہ کام کرنے کی توفیق پاؤں گا۔ ترجمے کا کام تو مکمل ہو چکا ہے۔ اور اٹھارہ پارہ کی شرح بھی بڑی حد تک ہو چکی ہے۔ مکرم ابو المنیر مولوی نور الحق صاحب کتابت وغیرہ کے کام کی نگرانی بڑے اہتمام سے فرما رہے ہیں۔ اور اس میں بعض علماء سے بھی مدد لے رہے ہیں۔ احباب ان تمام دوستوں کو میرے ساتھ دعا میں شریک رکھیں۔ کیونکہ ان کے لئے دعا بھی میری ہی مدد ہے اس واقعہ سے قبل دو ہفتہ کا عرصہ بھی لاہور راولپنڈی مری وغیرہ کے سفر پر گزارا اور اس عرصہ کی ڈاک بھی قابل تعمیل ہے۔ انشاء اللہ ان میں سے جو ضروری ہوگی اسے مقدم کیا جائے گا۔

چندہ تحریک خاص:۔ جیسا کہ پہلے اعلانات ہو چکے ہیں۔ چندہ تحریک خاص مطابق فیصلہ مجلس شاورت ۱۹۵۹ء مئی ۱۹۵۹ء سے مزید تین سال تک جاری رہے گا۔ یعنی ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء تک

شروع جنوری ۱۹۶۱ء سے موصی صاحبان سے ان کی آمد پر نیا سکہ کے مطابق ۱/۲ پیسہ اور غیر موصی صاحبان سے ان کی آمد پر نیا سکہ کے مطابق ۱/۴ پیسہ

(ناظر بیت المال ربوہ)

فاستبقوا الخیرات

رحمت کا وارث بننے کا آسان گر

اشاعت اسلام کے لئے جس قدر جلد اپنی قربانی پیش کی جائے۔ اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے تحریک جدید کا نصف سال گذر گیا ہے جو دوست ابھی تک اپنا وعدہ ادا نہیں کر سکے وہ جلد تر توجہ فرما کر اپنا وعدہ ادا فرما دیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں۔

"جس قدر پہلے رقم جمع ہو جائے اتنا ہی زیادہ اس سے خدمت دین میں فائدہ پہنچ سکتا ہے۔"

"خدا تعالیٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔ مگر مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو وہ اپنا ہاتھ قرار دیدے۔ کہ وہ برکت پا گیا۔ رحمت کا وارث بن گیا۔"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

مقامی فنڈ

تمام سیکرٹریان مال سے التماس ہے کہ گذشتہ سال یعنی سال ۱۹۶۰-۶۱ء میں ان کی جماعتوں سے جس قدر بھی مقامی فنڈ جمع کیا ہو اس کی مجموعی رقم سے نظارت بیت المال کو مطلع فرمائیں۔ اسی خرچ کی موٹی موٹی تفاصیل سے بھی اطلاع دیں اور یہ بھی لکھیں کہ سال کے آخر پر یعنی ۳۰ اپریل کو مقامی فنڈ کی کتنی رقم نقد بقایا موجود تھی

جو جماعتیں گرانٹ حاصل کرتی ہیں انہیں علیحدہ طور پر مذکورہ بالا اطلاع بھجوانے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ وہ گرانٹ فارم میں یہ تفاصیل مہیا کرتی ہیں

(ناظر بیت المال)

خانہ خدا کی تعمیر کیلئے کم از کم ۱۵۰/- روپیہ ادا فرمانے والے مخلصین کی فہرست نمبر ۳۹

ذیل میں ان مخلص بھائیوں کے اسماء گرامی پیش کئے جاتے ہیں جنہوں نے مسجد احمدیہ فرنکفورٹ (جرمنی) کے لئے کم از کم ۱۵۰/- روپیہ تحریک جدید کو ادا فرما دیئے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ دیگر مخیر احباب سے درخواست ہے کہ وہ بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

۳۴۳ محترم نواب زادہ میاں محمد احمد خانصاحب دار السلام ربوہ — ۱۵۰/-
۳۴۴ - مکرم سید عبدالغنی شاہ صاحب فیکٹری ایریا - ربوہ — ۱۵۰/-
۳۴۵ - مکرم میاں محمد دوٹے خانصاحب سابق موذن مسجد اقصیٰ قادیان حال ربوہ — ۱۵۴/-
۳۴۶ مکرم کریم بخش صاحب ڈار شمشن روڈ کوئٹہ بلوچستان — ۱۵۰/-

(وکیل المال اوّل تحریک جدید - ربوہ)

دفتر دوم کے مجاہدین میں جذبہ خدمت دین

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آجکل دفتر دوم کے مجاہدین میں خدمت دین کا جذبہ ترقی پاتا نظر آتا ہے کہ دفتر دوم کے مالی جہاد میں شروع سال سے ہی شمولیت اختیار کی جائے چنانچہ مکرم فیض عالم صاحب چنگوی کی اطلاع کے مطابق ذیل میں ایک تازہ مثال عرض کی جاتی ہے

مکرم نذیر احمد صاحب سلیم ریڈکراس ہیڈ کوارٹرز کراچی نے سترہ سالوں کا وعدہ ۱۵۴/۸ روپے اکٹھا ہی پیش کر دیا ہے اور اس میں پندرہ روپے ماہوار نقد ادا بھی فرما دیا ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

درخواست دعا

میری بچی نعیمہ اختر بعمر ۱½ سال عرصہ دو ماہ سے بیماری چلی آرہی ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عاجز کی بچی کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور مجھے تمام مشکلات سے نجات بخشے

(نعیمہ اختر نواسی مولوی خیر الدین صاحب)

مشرقی پاکستان کے متاثرہ علاقوں سے دوستوں کے خطوط

مشرقی پاکستان میں حالیہ طوفان کی خبر سنتے ہی خاکسار نے متعدد دوستوں کو جماعتوں کی خیر و عافیت معلوم کرنے کے لئے خطوط بھجوائے تھے۔ چنانچہ ان کے جواب میں ڈھاکہ سے مکرم فضل کریم صاحب ملا تحریر فرماتے ہیں۔

"... ہمارے کچھ مکانوں کو بے شک نقصان پہنچا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بدنی اور جانی نقصان سے ہم بالکل محفوظ رہے ہیں۔"

اسی طرح جماعت احمدیہ کٹیادہ ضلع میمن سنگھ کے پریذیڈنٹ اعزاز المہدی کبیر اج مطلع فرماتے ہیں ——— "یہاں جملہ احمدی بھائی بخیریت ہیں"

الحمد للہ علیٰ ذالک۔ قارئین کرام مشرقی پاکستان کے جملہ بھائیوں کو حالیہ طوفان کے پیش نظر دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(وکیل المال اوّل)

سادہ زندگی کے بابرکت نتائج

وکالت مال کی طرف سے ایک کتابچہ بعنوان "سادہ زندگی" شائع کیا گیا ہے جس میں احباب جماعت کو یہ دعوت بھی دی گئی ہے کہ تحریک جدید کے اس عظیم الشان مطالبہ پر عمل کر کے جو برکات انہوں نے حاصل کی ہیں۔ ان سے ہمیں مطلع فرمایا جائے۔

چنانچہ کراچی کے ایک دوست عبدالستار صاحب کا خط موصول ہوا ہے۔ جس کے اقتباسات ہدیۂ قارئین کئے جاتے ہیں۔

"میں نے آج سے چار سال پہلے سے جبکہ میں احمدی ہوا۔ تحریک جدید میں صرف ۵/- سے آغاز کیا اگلے سال ۵/- روپے دئے اور اس کے اگلے سال ۱۰/- روپے ادا کرنے کی توفیق ملی۔ چونکہ ان سالوں میں جلد ہی آمدنی میں اضافہ ہوتا گیا۔ اور اخراجات میں نے بڑھنے نہ دئے۔ تو خدا تعالیٰ نے امسال اس سادہ زندگی بسر کرنے کے نتیجہ میں اپنے وعدہ تحریک جدید کو مبلغ ۱۴/- کے اضافہ کے ساتھ یعنی ۲۴/- روپے پیش کرنے کی توفیق دی اور اس کی ادائیگی کی بھی توفیق ملی الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس کے ساتھ ساتھ حصہ آمد کو بھی اس سادہ زندگی کے نتیجہ میں بڑھانے کی توفیق ملی۔

سو یہ حضرت اقدس کے ارشاد کی برکت ہے۔ جس کی وجہ سے تحریک جدید اور حصہ آمد کے چندوں میں نمایاں اضافہ کرنے کی توفیق ملی۔ (وکیل المال اوّل)

حج بیت اللہ کیلئے تشریف لے جانیوالے احباب

بفضلہ تعالیٰ ہر سال بہت سے احمدی احباب حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے جاتے ہیں اس سال جن احباب کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ وہ حج بیت اللہ کے لئے مکہ تشریف لے جا رہے ہیں ان کی لسٹ درج ہے۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو

۱ - بابو محمد بشیر احمد صاحب مع اہلیہ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع جھنگ
۲ - چوہدری الیاس الدین صاحب چک بہلولپور۔ " لائلپور
۳ - رانا مختار احمد صاحب پشاور۔
۴ - شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ بھیروی مینیجر یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ کمپنی سرگودھا
۵ - ملک محمد عبداللہ صاحب سابق نائب ناظر بیت المال ربوہ
۶ - ڈاکٹر عطاء الرحمان صاحب منٹگمری
۷ - شیخ محمد اسحاق صاحب مع ہمشیرہ خود اہلیہ شیخ محمد حسن صاحب مرحوم لائلپور مع دو بچگان
۸ - چوہدری مسعود احمد صاحب خورشید سنوری کراچی مع اہلیہ
۹ - پیر محمد صاحب ساکن اونچے مانگٹ۔ ضلع گوجرانوالہ
۱۰ - کرنل عبدالعلی صاحب کیمبل پوری معہ اہلیہ حال رڑکی
۱۱ - صوبیدار غلام رسول صاحب از لیوپولڈ کانگو
۱۲ - چوہدری نذیر احمد صاحب راولپنڈی
۱۳ - ڈاکٹر لطیف احمد خان صاحب از کینٹن (چین)
۱۴ - ناصر احمد ہاشمی از کویت خلیج فارس

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جاتی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۳۲۶۰ :- میں نعیمہ بیگم زوجہ محمد عبدالحی صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ڈاکخانہ خاص ضلع حیدر آباد دکن صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۰ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں
(۱) میری اس وقت کوئی آمد نہیں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) جائیداد طلائی (۱) ایک عدد چندن ہار وزنی پندرہ تولہ (۲) کڑے وزنی دو تولہ (۳) گوکھڑو وزنی دو تولے (۴) پھول والا وزنی تین تولے۔ ۵ نگینیں دو عدد وزنی چھ تولے (۶) جھمکے وزنی دو تولے جملہ زیور طلائی تیس تولے (۳۰ تولہ جس کی قیمت موجودہ بحساب ۱۳۵/- روپیہ فی تولہ مبلغ ۴۰۵۰/- روپے ہے۔ اور چاندی پچاس تولہ جس کی موجودہ قیمت بحساب ۲۲/- فی صد تولہ مبلغ ۱۱/-/۱۰ روپے ہے۔ علاوہ ازیں زر مہر مبلغ ۱۲۰۰/- روپے بذمہ شوہر واجب الادا ہے۔ ان تینوں کی مجموعی رقم مبلغ ۵۲۶۰/- روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔
(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔
(۳) اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
(المرقوم ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۰ء)
الامۃ:- موصیہ نعیمہ بیگم معرفت رشید بیڑی فیکٹری جلال کوچہ حیدر آباد دکن گواہ شد:- محمد عبدالحی شوہر موصیہ از رشید بیڑی فیکٹری جلال کوچہ حیدر آباد گواہ شد:- حکیم محمد دین عفی عنہ مبلغ انچارج حیدر آباد دکن دکن۔

نمبر ۱۳۲۶۲ :- میں محمد قاسم ولد احمد خاں صاحب قوم سید پیشہ ملازمت خانگی عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۸ء ساکن اڈکور ڈاکخانہ اڈکور ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ نومبر ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں
میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے
۱۔ دو عدد پختہ مکان در قصبہ اڈکور قیمت ۲۰۰۰/- روپیہ
۲۔ ایک فلور مل در قصبہ اڈکور قیمت ۲۵۰۰/- روپیہ
۳۔ زمین تری کاشت " " ۱۵۰۰/- روپیہ
۴۔ دوکان ایک " " ۳۰۰/- "
میزان ۶۵۰۰/- روپیہ
میں ساڑھے چھ ہزار پانچ صد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل خزانہ یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ خاکسار خانگی ملازم ہے۔ ماہوار ریکمد روپیہ ملتا ہے اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ فقط والسلام
العبد:- محمد قاسم احمدی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اڈکور ۱۵/۱۱/۶۰
گواہ شد:- عبدالحمید احمدی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ اڈکور ۱۵/۱۱/۶۰
گواہ شد:- فیض احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ یادگیر ۱۵/۱۱

طوفان زدوں کی بحالی کیلئے تمام امکانی اقدامات کئے جا رہے ہیں

مشرقی پاکستان کے متاثرہ علاقوں کے دورے کے بعد صدر ایوب خان کی یقین دہانی

ڈھاکہ ۲۴ رمئی صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے مشرقی پاکستان کے لوگوں کو یقین دلایا ہے کہ حکومت حالیہ طوفان سے متاثر ہونے والے لوگوں کی بحالی کے لئے تمام ممکنہ اقدامات کر رہی ہے۔

صدر باریسال۔ جیسور۔ کھلنا اور چاٹگام کے طوفان سے متاثرہ علاقوں کے دورہ سے واپسی پر یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔

صدر ایوب نے کہا جن متاثرہ علاقوں کا میں نے دورہ کیا ہے ان میں بہت جانی اور مالی نقصان ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اس آفت کی زد میں آنے والوں کی امداد کے لئے مقدور بھر کوشش کرے گی۔

صدر نے کہا کہ میں یہ بات مناسب نہیں سمجھتا کہ ترقیاتی کاموں کے لئے مختص رقم طوفان زدوں کی بحالی پر صرف کر دی جائے کیونکہ اس اقدام سے ملک کی ترقی کی رفتار پر خراب اثر پڑے گا۔ انہوں نے کہا حکومت کے ذرائع محدود ہیں۔ اس لئے میں لوگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ مصیبت زدوں کی امداد کیلئے آگے آئیں اور اس کے لئے جو بھی ان سے بن پڑے کریں۔ صدر ایوب خاں نے مشرقی پاکستان کے لوگوں کی حوصلہ مندی کی تعریف کرتے ہوئے کہا مشرقی پاکستان کے لوگوں نے فطرت کی جابرانہ قربانیوں کا مقابلہ بڑی جواں مردی سے کیا ہے صدر ایوب نے دعا کی کہ اب باری تعالیٰ اس علاقہ کے لوگوں کو طوفانوں سے محفوظ رکھے۔ صدر ایوب نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ آئندہ جانوں اور املاک کو طوفانوں اور سیلابوں سے بچانے کے لئے مناسب اقدامات کئے جا رہے ہیں اور یہ کام صوبائی حکومت کو سونپ دیا گیا ہے۔

صدر ایوب نے کہا کہ مشرقی پاکستان کے جنوبی اضلاع میں ساحلی علاقہ کے ساتھ ساتھ چار سو پندرہ میل لمبی حفاظتی فصیل تعمیر کی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ فصلوں کو تباہی سے بچانے کے لئے سیلاب پر قابو پانے کے دوسرے متعدد اقدامات کئے جا رہے ہیں صدر ایوب نے کہا کہ ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ لوگوں کو پختہ مکانات تعمیر کرنے کے لئے قرضہ فراہم کرے انہوں نے بتایا کہ محکمہ جنگلات کو اس امر کی ہدایت کی گئی ہے کہ وہ چار کے علاقوں میں جنگلات لگانے کا کام تیز کر دے

صدر ایوب نے کہا کہ مکانوں کو تیز و تند ہوا میں کی زد سے محفوظ کرنے کے لئے چار کے علاقوں میں ناریل اور ناریل کی قسم کے زیادہ سے زیادہ درخت لگائے جائیں گے۔

صدر ایوب نے اشارتاً بتایا کہ طوفانوں کی وجوہ معلوم کرنے کے لئے اور ان سے ہونے والی تباہیوں کو کم کرنے کے لئے ماہرین کی ایک کمیٹی مقرر کی جائے گی۔

مشرقی پاکستان کے گورنر لیفٹیننٹ جنرل اعظم خاں نے جو اس پریس کانفرنس میں موجود تھے ان اقدامات کا ذکر کیا جو طوفان اور سیلابوں کے مقابلہ کے لئے کئے جا رہے ہیں انہوں نے کہا کہ وارننگ سسٹم کو بہتر بنایا جائے گا۔ تا کہ لوگ کوئی آفت سے پہلے حفاظتی اقدامات کر سکیں۔ اور محفوظ علاقوں میں پہنچ سکیں۔ جنرل اعظم خاں نے کہا کہ حکومت نے اس سلسلہ میں ایک منصوبہ پہلے ہی تیار کر رکھا ہے اور اس پر عنقریب عملدرآمد شروع کر دیا جائیگا۔

• پٹنہ ۲۴ رمئی۔ پٹنہ کے ایک مکان میں گزشتہ روز بم پھٹنے سے دو افراد زخمی ہو گئے۔ دونوں کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔ ایک زخمی کی حالت بہت نازک ہے +

مجلس خدام الاحمدیہ پشاور کی تربیتی کلاس

بقیہ صفحہ اول

جو کتب بطور نصاب پڑھیں کلاس کے اختتام پر ان کا امتحان ہوا نیز علمی اور تفریحی کھیلوں کے مقابلہ جات ہوئے جن میں خدام نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ان سب امتحانات اور مقابلہ جات میں روح مسابقت کا ایک ایمان افروز نظارہ دیکھنے میں آیا۔ مؤرخہ ۲۱ رمئی کو مقابلہ جات کے اختتام پر مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے کامیاب خدام اور امتیاز حاصل کرنے والے خدام میں انعامات تقسیم فرمائے اور ایک پرسوز اجتماعی دعا پر یہ تربیتی کلاس اور اس کی روح پرور تقاریب اختتام پذیر ہوئیں۔ کلاس کے روح پرور ماحول اور اس کی متعدد تقاریب پر مشتمل مضمون آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں۔

مساجد بنانیوالوں کیلئے بشارت

تعمیر مساجد میں حصہ لینے کے متعلق سید الانبیاء حضرت اقدس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

من بنیٰ للہ مسجداً بنی اللہ لہ بیتاً فی الجنۃ

یعنی جو شخص (اس دنیا میں) اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد تیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔

پس وہ تحریک جس کی نسبت سیدنا حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حصہ لینے پر جنت کی بشارت دی ہے وہ مخلصین کے لئے کس قدر توجہ کی مستحق ہے؟ اس وقت سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے اپنے پیارے اور محسن آقا حضرت اقدس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد کی تعمیل میں ایک وسیع پروگرام کے ماتحت ممالک بیرون میں تعمیر مساجد کا کام شروع فرمایا ہوا ہے اسلئے سلسلہ کے جملہ افراد (مرد۔ عورت۔ بچہ۔ جوان۔ بوڑھا) کو چاہیئے کہ وہ مساجد کی تعمیر کے لئے مساجد فنڈ میں حصہ لیکر ثواب دارین حاصل کریں +

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

جلسہ یوم خلافت

اہالیان ربوہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ربوہ میں جلسہ یوم خلافت مورخہ ۲۷ رمئی ۶۱ء بروز ہفتہ صبح سات بجے مسجد مبارک میں منعقد ہوگا۔ اہالیان ربوہ کثرت سے اس جلسہ میں شمولیت فرماویں۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

صدر عمومی
لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

درخواستِ دعا

محمد اسحاق صاحب سرگودھا میں کافی دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ بخار روز ہو جاتا ہے احباب جماعت کامل صحت کے لئے دعا فرماویں۔

(بشیر احمد دارالیمن ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴